ہادیِ اعظمؐ کی چار اہم ہدایات

ڈاکٹر محمد جنید ندوی ○

حضرت عمران بن حطّان تابعیؒ روایت کرتے ہیں کہ ایک روز میں حضرت ابوذر غفاریؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ وہ ایک کالی کملی لپیٹے ہوئے مسجد میں بالکل اکیلے بیٹھے ہیں۔ میں نے عرض کیا: ''اے ابوذر! یہ تنہائی اور یکسوئی کیسی ہے (یعنی آپ نے اِس طرح اکیلے اور سب سے الگ تھلگ رہنا کیوں اختیار فرمایا ہے؟'' اُنھوں نے جواب دیا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ''برے ساتھی کی ہم نشینی سے اکیلے رہنا اچھا ہے، اور اچھے ساتھی کے ساتھ بیٹھنا تنہائی سے بہتر ہے، اور کسی کو اچھی باتیں بتانا خاموش رہنے سے بہتر ہے، اور بری باتیں بتانے سے خاموش رہنا بہتر ہے''۔ (شعب الایمان، البیہقی)

ہادیِ اعظمؐ کے اِس حکیمانہ اور جامع ارشادِ مبارکہ سے ہر مسلمان مرد و عورت کو چار اہم ہدایات مل رہی ہیں۔ آیئے! اِن چار اہم ہدایات کو ہادیِ اعظمؐ کی چند دیگر ہدایاتِ عالیہ کی روشنی میں سمجھتے ہیں۔

○ **بری رفاقت سے تنہائی بھلی:** آپؐ کی سب سے پہلی ہدایت تو یہ ہے کہ برے لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے کے مقابلے میں تنہائی اختیار کر لینا بہت زیادہ مفید ہے۔ اور اِس کی وجہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حکیمانہ مثال سے سمجھا دی ہے کہ ''اچھے اور برے دوست کی مثال مشک بیچنے والے اور بھٹی دھونکنے والے کی طرح ہے۔ مشک بیچنے والے کی صحبت سے

○ سربراہ شعبہ علوم اسلامیہ و ثقافت، بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی، اسلام آباد

تم کو کچھ فائدہ پہنچے گا۔ یا تو مشک خریدو گے یا مشک کی خوشبو پاؤ گے' لیکن لوہار کی بھٹی تمھارا گھر یا کپڑے جلائے گی یا تمھارے دماغ میں اِس کی بدبو پہنچے گی'' (بخاری، مسلم)۔اسی لیے حضور اکرمؐ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ''آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے' اِس لیے ہر آدمی کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا ہے'' (مسند احمد، مشکوٰۃ)۔ایک موقع پر رسولؐ اللہ نے حضرت ابوذر غفاریؓ سے فرمایا: ''اے ابوذر! کیا میں تمھیں ایسی دو خصلتیں نہ بتادوں جنھیں اختیار کرنے سے آدمی پر کچھ زیادہ بوجھ نہیں پڑتا مگر اللہ کے میزان میں وہ بہت بھاری ہوتی ہیں؟ حضرت ابوذر غفاریؓ نے عرض کیا: ''کیوں نہیں؟ یارسولؐ اللہ! وہ دونوں خصلتیں ضرور بتایئے''۔ آپؐ نے فرمایا: ''زیادہ خاموش رہنے کی عادت اور حسنِ خلق۔ (پھر فرمایا) قسم ہے اُس ذاتِ پاک کی جس کے قبضے میں میری جان ہے' مخلوقات کے عمل میں یہ دونوں چیزیں بے مثال ہیں'' (شعب الایمان' البیہقی)۔ نبی مکرمؐ کے اِن حکیمانہ اور جامع ارشادات مبارکہ سے معلوم ہوا کہ برے لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے کے مقابلے میں تنہائی اختیار کر لینا بہت زیادہ مفید ہے۔

○ **اچھوں کا ساتھ دو**: دوسری ہدایت یہ ہے کہ تنہائی اختیار کرنے کے مقابلے میں اچھے مسلمانوں کی صحبت میں بیٹھنا زیادہ سودمند ہے۔ اس کی وجہ بھی رسولؐ اللہ نے ایک حکیمانہ مثال سے اُس موقع پر سمجھا دی' جب کسی نے حضورؐ سے پوچھا کہ ''ہم نشین کیسے ہوں' کن لوگوں کی صحبت میں بیٹھیں؟'' آپؐ نے فرمایا: ''اُن لوگوں کی صحبت میں بیٹھو' جن کو دیکھ کر خدا یاد آئے' جن کی گفتگو سے تمھاری دینی معلومات میں اضافہ ہو' جن کا عمل تمھیں آخرت یاد دلائے''۔ (عبداللہ ابن عباس' ترغیب و ترھیب)۔ اِس ہدایت کی مزید تاکید کے لیے ایک اور موقع پر فرمایا: ''تم کسی مومن ہی کو اپنا ساتھی بناؤ۔ اور متقی شخص کے سوا کسی اور کو کھانا نہ کھلاؤ'' (یعنی فاسق اور فاجر آدمی کو دعوتِ طعام نہ دو)''۔ (عن ابوسعید خدریؓ: ترغیب و ترھیب' بحوالہ صحیح ابن حبّان)

نبی مکرمؐ کے اِن حکیمانہ اور جامع ارشادات مبارکہ سے معلوم ہوا کہ تنہائی اختیار کرنے کے بجاے اچھے مسلمانوں کا ساتھ دینا چاہیے۔ اِس کے نتیجے میں' محبت' بھائی چارے اور نیک اعمال میں اضافہ ہوگا۔

○ نیکی کی تلقین: تیسری ہدایت یہ ہے کہ لوگوں کو نیکی اور بھلائی کی تلقین کرنا، خاموشی اختیار کر لینے کے مقابلے میں زیادہ بہتر ہے۔ قرآن مجید میں بھی اللہ تعالیٰ نے اِس کی ہدایت اِن الفاظ میں کی ہے: وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا (البقرہ ۲:۸۳) ''اور لوگوں سے اچھی بات کرو''۔ حضور اکرمؐ نے اِس بات کو ایک اور انداز سے سمجھایا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''بلاشبہہ بندہ اللہ کی خوش نودی کی کوئی ایسی بات اپنی زبان سے کہہ دیتا ہے جس کی طرف اُس کا دھیان بھی نہیں ہوتا اور اُس کلمے کی بدولت اللہ تعالیٰ اُس کے درجات بلند فرما دیتا ہے'' (عن ابوہریرہؓ، بخاری، مشکوٰۃ)۔ خاموشی اختیار کرنے کے مقابلے میں لوگوں کو نیکی اور بھلائی کی تلقین کرنا ایک احسن عمل ہے۔

ایک روز رسولؐ اللہ نے اپنی ایک تقریر میں کچھ افراد کی تعریف فرمائی (جو دوسروں کو دین کی باتیں بتاتے تھے)۔ پھر فرمایا: ''ایسا کیوں ہے کہ کچھ لوگ اپنے پڑوسیوں میں دینی سوجھ بوجھ پیدا نہیں کرتے؟ اُن کو تعلیم نہیں دیتے؟ اُن کو نصیحت نہیں کرتے؟ بری باتوں سے کیوں نہیں روکتے؟'' پھر فرمایا: ''اور ایسا کیوں ہے کہ کچھ لوگ دین کی باتیں نہیں سیکھتے؟ کیوں اپنے اندر دینی شعور پیدا نہیں کرتے؟ کیوں دین نہ جاننے کے نتائج معلوم نہیں کرتے؟ خدا کی قسم! لوگوں کو آس پاس کی آبادی کو دین سکھانا ہوگا، اُن کے اندر دینی شعور پیدا کرنا ہوگا، وعظ و تلقین کا کام کرنا ہوگا، اور لوگوں کو لازماً اپنے قریب کے لوگوں سے دین سیکھنا ہوگا، اپنے اندر دینی سمجھ بوجھ پیدا کرنی ہوگی اور وعظ و نصیحت قبول کرنا ہوگا، ورنہ میں اُنھیں اِس دنیا میں جلد سزا دوں گا''۔ (عن ابوموسیٰ الاشعریؓ، الطبرانی)

نبی مکرمؐ کے اِن حکیمانہ ارشادات مبارکہ سے معلوم ہوا کہ لوگوں کو نیکی اور بھلائی کی تلقین کرنا، خاموشی اختیار کر لینے کے مقابلے میں زیادہ بہتر ہے۔ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رسولؐ اللہ بہت زیادہ خاموش رہتے تھے، اور آپؐ صرف وہی بات کرتے تھے جس پر آپؐ کو ثواب کی امید ہوتی تھی۔

○ بُری بات سے خاموشی بھلی: چوتھی ہدایت یہ ہے کہ بدی اور برائی کی طرف مائل کرنے والی گفتگو کے مقابلے میں خاموشی اختیار کرنا زیادہ فائدہ مند ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اِس طرح کی گفتگو کے نقصانات کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے: مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْہِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ ﴿ (قٓ ۵۰:۱۸) ''کوئی لفظ اس کی زبان سے نہیں نکلتا جسے محفوظ کرنے کے لیے ایک حاضر باش نگران موجود نہ ہو''۔ اِس لیے ہر شخص کو چاہیے کہ کوئی بات منہ سے نکالنے سے پہلے اچھی طرح سوچ لے کہ وہ نوٹ ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے یہاں اِس کا حساب بھی دینا ہوگا۔ حضور اقدسؐ نے اِس بات کو ایک اور انداز سے سمجھایا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''بلاشبہہ بندہ اپنی زبان سے کبھی اللہ کی ناراضی کا کوئی ایسا کلمہ کہہ گزرتا ہے جس کا اُسے خیال بھی نہیں ہوتا اور وہ کلمہ اُسے جہنم میں گرا دیتا ہے''۔ (عن ابو ہریرہؓ، بخاری، مشکوٰۃ)۔ ایک اور موقع پر آپؐ نے فرمایا: ''بلاشبہہ انسان اپنی زبان سے اتنا زیادہ پھسل جاتا ہے، جتنا اپنے قدم سے بھی نہیں پھسلتا''۔ (عن ابو ہریرہؓ، بیہقی، مشکوٰۃ)

بدی اور برائی کی طرف مائل کرنے والی گفتگو کے بارے میں ہادیِ اعظمؐ کی چند اور ہدایات عالیہ سنیے جو آپؐ نے مختلف مواقع پر عطا فرمائی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: ''فضول باتیں کرنے والے اور یاوہ گوئی کرنے والے میری اُمت کے بدترین لوگ ہیں'' (موطا امام مالک، ابوداؤد)۔ ایک اور موقع پر فرمایا: ''جو شخص مجھے اپنے دونوں کلّوں کے درمیان والی چیز (یعنی زبان)، اور اپنی دونوں رانوں کے درمیان والی چیز (یعنی شرم گاہ) کی حفاظت کرنے کی ضمانت دے دے گا، میں اُسے جنت کی ضمانت دے دوں گا'' (عن سہل بن سعدؓ، بخاری، مشکوٰۃ)۔ ایک اور موقع پر فرمایا: ''مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان ایذا نہ پائیں'' (عن عبداللہ بن عمروؓ، بخاری)۔ اسی طرح ایک اور موقع پر آپؐ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ اور روزِ آخرت پر یقین رکھتا ہے، اُس کو چاہیے کہ وہ بھلی بات کہے یا چپ رہے''۔ (کتاب الایمان، مسلم)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مسلمانوں کو ہادیِ اعظمؐ کی ہدایات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!